|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144412010137

محترم مفتی صاحب!السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عرض یہ ہے کہ میری اہلیہ کے نام پرایک فلیٹ اور زیورات ہیں،ہماری ایک ہی اولاد ہے جو اللہ کے کرم سے بیٹی ہے جو اَب ماشاء اللہ بالغ ہے اور غیر شادی شدہ ہے ،میری اہلیہ چاہتی ہے اپنی زندگی میں زیور اور فلیٹ بیٹی کے نام کردیں ،کیونکہ ابھی شادی نہیں ہوئی تو کیا زیور بیٹی کو یہ بول کر دے سکتی ہیں کہ یہ آپ کا ہے اور فلیٹ ان کے نام کرسکتی ہیں کیونکہ اہلیہ یہ چاہتی ہے زندگی کا بھروسہ نہیں ،بیٹی کے نام کردیں،آپ سے دین کے باب سےرہنمائی چاہیے ،ہماری بیٹی کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں ہے آپ سے بہترین رہنمائی چاہیے اور یہ فلیٹ اہلیہ کی ملکیت ہے اور تحفہ میں ملا ہے۔ جزاک اللہ

محمدفرحان پراچہ

فلیٹ سی 4،پراچہ ہائیٹ، بلاک کے،

نارتھ ناظم آباد ،کراچی

03332339422

**الجواب حامدا ومصلیا**

1. واضح رہے کہ اپنی زندگی میں جو جائیداد وسازوسامان تقسیم کیا جائےوہ ہبہ(گفٹ) کہلاتا ہے ،صاحب جائیداد کی طرف سےاپنی زندگی میں ہبہ کرنے کا شرعی طریقہ یہ ہےکہ سب سے پہلے اس کے ذمہ اگر کوئی قرض ہوتو پہلے وہ ادا کرے، اس کے بعد اپنی بقیہ متوقع زندگی کی ضروریات کے لیے کچھ رقم یا جائیداد رکھ لے ،تاکہ بعد میں کسی کی محتاجی نہ ہو اور بوقت ضرورت کام آسکے۔
2. اگر صاحب جائیداد اپنی زندگی میں اپنی بعض اولاد کو کچھ دینا چاہے اور دیگر ورثاء دل سے رضا مند ہوں کہ ان کو دیا جانے والا حصہ اوروں کو دے دیا جائے اور ان پر کسی قسم کا دباؤ وغیرہ نہ ہو اور صاحب جائیداد کا مقصد بھی ان دیگر ورثاء کو محروم کرنا اور نقصان پہنچانا نہ ہو ہو تو ایسا کرنا درست ہے۔
3. اگر بعض ورثاء کو ان کی شرافت ودینداری یا غریب ہونے کی جہ سے یا زیادہ خدمت گزار ہونے کی بنا پر کچھ دے رہا ہویا دیگر ورثاء سے زیادہ دے رہا ہوتو یہ بھی جائز ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں اگر بیٹی کو گھر کی ضرورت ہو اور اس کے پاس اپنی رہائش کا انتظام نہ ہو ،جبکہ دیگر ورثاء کے پاس اپنی اپنی رہائش کا انتظام ہو اور آپ کی اہلیہ کے پاس اس گھر کے علاوہ کچھ اور چیزیں بھی ہوں جو دیگر ورثاء کے حصے میں آجائیں تو اس صورت میں آپ کی اہلیہ کا اپنی بیٹی کو اپنا فلیٹ ہدیہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ دیگر ورثاء کو محروم کرنے کی نیت نہ ہو البتہ ہبہ کے درست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جو چیز ہدیہ کی جائے اس کا مالک بنا کر قبضہ میں بھی دے دیاجائے لہذا صرف بیٹی کے نام کرنے سے بیٹی مالک نہیں بن جائے گی بلکہ ضروری ہوگا کہ آپ اس کومالک بنا کر قبضہ بھی دیں۔

لما فی ابن ماجہ:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ فَرَّ مِنْ مِيرَاثِ وَارِثِهِ ، قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "

(ص549،رقم الحدیث 2703،ط بشریٰ،کراچی)

ترجمہ:انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے وارث کو میراث دلانے سے بھاگے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنت کی میراث نہ دے گا“۔

لما فی الفتاوی الھندیہ:

ولو وهب رجل شيئا لأولاده في الصحة وأراد تفضيل البعض على البعض في ذلك لا روایۃ لھذا فی الاصل عن اصحابنا وروی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انہ لا باس بہ اذا کان التفضیل لزیادۃ فضل لہ فی الدین وان کان سواء یکرہ وروی المعلی عن ابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ انہ لا بأس به إذا لم يقصدبه الإضرار وإن قصد به الإضرار سوى بينهم يعطي الابنة مثل ما يعطي الابن وعلیہ الفتوی ھکذا فی فتاوی قاضیخان وھو المختارکذا فی الظھیریۃ رجل وھب فی صحتہ کل المال للولد جاز فی القضاء ویکون اثما فیما صنع کذا فی فتاوی قاضی خان۔

(ج4،ص391،ط رشیدیہ،کوئٹہ)

لما فی الدر المختار:

وتتم الھبۃ بالقبض الکامل۔

(ج5،ص690،ط سعید،کراچی)

وفیہ ایضاً:

”(و) شرائط صحتها (في الموهوب أن يكون مقبوضا غير مشاع مميزا غير مشغول)

(ج5،ص688،ط سعید،کراچی)

وفیہ ایضاً:

وفي الخانية لا بأس بتفضيل بعض الأولاد في المحبة لأنها عمل القلب، وكذا في العطايا إن لم يقصد به الإضرار، وإن قصده فسوى بينهم يعطي البنت كالابن عند الثاني وعليه الفتوى.”

(قوله: وعلیه الفتوی) أي قول أبي یوسف من أن التنصیف بین الذکر والأنثی أفضل من التثلیث الذي هو قول محمد رملي.”

(ج5،ص696،ط سعید،کراچی)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

07/12/1444ھ

26 /6/2023ش



07/12/1444ھ

26 /6/2023ش